رؤیت ہلال میں آلات جدیدہ کا استعمال: معاصر علماء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

The Use of Modern Instruments in Moon Sighting: An Analytical Study of the Opinions of Contemporary Scholars

Hafiz Muhammad Hasnain Asadi
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Times Institute, Multan:
muhammadhasnain5879@gmail.com

Hafiz Muhammad Usman
PhD Scholar Islamic Studies, Department of Islamic Studies and Arabic, Gomal University Dera Ismail Khan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan:
ceo@mircpk.net , ashsmus.gu@gmail.com

Dr. Allah Ditta
Head, Department of Islamic Studies, Federal Government Degree College for Women, Multan, Cantt, Multan:
profabughufran475@gmail.com

Abstract:
The rules of Islamic law have been revealed until the Day of Judgment, and for every human being, whether they belong to any region, time or place of the world, whether they are less educated or more educated, they are addressed to the Shariat. Many of the rules of Islam are based on the rising of the moon, such as sacrifice and Hajj, Eid al-Fitr and Ramadan; the Eid al-Fitr is four months and ten days after death and the period of menstruation is three months, and one year is fixed for paying Zakat. The determination of four months for fasting and the determination of two months for fasts of expiation, the period in all these matters, is determined by the rise of Bilal. These are the rules of religion and the rules of the world. If there is any other such case, then it is fixed on the moon. Therefore, the problem of seeing the crescent moon is a general problem. Every person needs it, and that is why the evidence in Islam is based on vision, not on technology, so that humans can be saved from suffering. However, if modern tools and resources are also helpful along with visual aids, then their use is permissible in Shariah.

Keywords: *Moon, Crescent, Islamic Scholars, Modern Equipments, Science, Technology*

تمہید

شریعت اسلامیہ کے احکام تا قیامت اور ہر انسان کے لیے نازل کیے گئے ہیں، چاہے وہ انسان دنیا کے کسی بھی خطہ یازمان ومکان سے تعلق رکھتے ہوں، اسی طرح کم پڑھے ہوں یا زیادہ پڑھے ہوں، شریعت کے مخاطب ہیں۔ دین اسلام کے بہت سے احکام کا تعلق رؤیت ہلال پر موقوف ہے۔ لہذا رؤیت ہلال کا مسئلہ ایک عمومی مسئلہ ہے، اس کی ضرورت ہر ایک شخص کو پڑتی ہے، اسی وجہ سے اسلام میں ثبوت ہلال کا مدار رؤیت پر ہے، نہ کہ ٹیکنالوجی پر تاکہ انسانوں کو تکلیف مالایطاق سے بچایا جاسکے۔ تاہم اگر رؤیت بالبصر کے ساتھ ساتھ جدید آلات و وسائل بھی ممد و معاون ہیں تو ان کا استعمال شرعاً جائز ہے۔ اسلام میں رمضان المبارک کی ابتداء وانتہاء چونکہ رؤیت ہلال پر موقوف ہے نیز دور حاضر میں چاند دیکھنے کے متعلق جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کی بنیادی وجہ "لفظ رؤیت کے معنی ومفہوم کے سمجھنے پر منحصر ہے کہ رؤیت سے مراد صرف آنکھ سے دیکھنا ہے (بصری رؤیت) یا آلاتی رؤیت یا اس کا کوئی اور معنی بھی ہوسکتا ہے تو اسی ضرورت کے پیش نظر سب سے پہلے رؤیت کا معنی ومفہوم بیان کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو کہ لغت میں رؤیت مفہوم کیا ہے؟ پھر اس کی اہمیت اور رؤیت ہلال کے طرق پر بحث کی جائے گی۔

رؤیت کا لغوی معنٰی:

لغوی اعتبار سے صورت کا نظر آنا، معلوم کرنا، دیدار ۔

علامہ ابن منظور افریقی رؤیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

رؤیت کے تین معانی ہیں رؤیت بالعین یعنی آنکھ سے دیکھنا، اور رؤیت بالقلب یعنی علم کے معنی اور تیسرا رؤیت کا معنٰی اعتقاد ہے۔ [1]

ان مذکورہ بالا معانی سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "رؤیت" کا استعمال عربی لغت میں میں مختلف معانی کیلئے ہوا ہے۔

---

[1] افریقی، محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور (م 711ھ) لسان العرب، بیروت، دار صادر، 1414ھ ج 14، ص: 301

Afriqī, Muḥammad ibn Makram ibn ʿAlī Jamal al-Dīn Ibn Manẓūr (m 711h) Lisān al-ʿArab, Bayrūt, Dār Ṣādir, 1414h J 14, P: 301

ہلال کا لغوی معنیٰ و مفہوم:

پہلی کا چاند، چاند دیکھ کر اونچی آواز کرنا۔

رؤیت ہلال کا اصطلاحی مفہوم:

رؤیت ہلال سے مراد پہلی رات کے چاند کو دیکھنا ہے تاکہ نہ صرف قمری تاریخ کا حساب رکھنا ممکن رہے، بلکہ کیلنڈر کے ذریعے اہم دنوں اور راتوں مثلاً نصف شعبان کی رات رمضان اور عیدین وغیرہ کا تعین بھی کیا جاسکے۔

روئت ہلال کی اہمیت قرآن کی روشنی میں:

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

"يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ "[2]

"لوگ آپ سے ہلال سے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ فرمادیں وہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت جاننے کے ذرائع ہیں"

مزید رب تعالیٰ نے سورۃ یونس میں ارشاد فرمایا۔

"وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَاب"[3]

"اور چاند کے لیے منازل مقرر کر دیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب کو جان لو"

رؤیت ہلال کی اہمیت حدیث کی روشنی:

رؤیت ہلال کے بارے مختلف احادیث ہیں ان میں سے چند احادیث یہ ہیں۔

(1)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

رمضان کے لیے شعبان کے چاند کی گنتی کرو۔[4]

[2] القران، البقرہ2: 189
Al-Qur'ān, Al-Baqarah 2:189

[3] القران، یونس10:5
Al-Qur'ān, Yūnus 10:5

[4] ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی (م279ھ) جامع ترمذی، بیروت، دار الغرب الاسلامی، 1998ء، ج2، ص:66
Turmuzī, Abū ʿĪsá Muḥammad ibn ʿĪsá (m 279h) Jāmiʿ Turmuzī, Bayrūt, Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998ء, J 2, P: 66

(2)۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ رمضان المبارک کی آمد کیلئے شعبان کی دنوں کی گنتی کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے۔
رسول اللہ ﷺ شعبان کے چاند کی بہت زیادہ حفاظت فرماتے، اور 29 شعبان کو خود چاند دیکھنے کی کوشش کیا کرتے۔[5]

(3)۔ حضرت ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور عید کے لیے افطار اس وقت تک نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو حساب لگالو (یعنی حساب سے تیس دن پورے کرلو)۔[6]

اختلاف مطالع کے اثبات پر قرآن مجید کی آیت سے استدلال:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ"[7]

تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ (رمضان) پائے تو اس کے روزے ضرور رکھے۔

رؤیت ہلال اور اختلاف مطالع میں مذاہب ائمہ اربعہ:

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:

امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک " شعبان کی تئیسویں رات کو رمضان کا چاند دیکھنا مستحب اور واجب ہے، اگر آسمان پر بادل نہ ہوں اور چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ماسوا اس شخص کے جو کسی اور وجہ سے اس دن کا روزہ رکھتا ہو۔ اور اگر مطلع صاف نہ ہو ان سے تین روایات منقول ہیں۔

پہلی روایت: اگلے دن کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اس دن رمضان ہوا تو وہ رمضان کا روزہ ہو گا۔

---

[5] سجستانی، سلیمان بن اشعث (المتوفی:275ھ) سنن ابو داؤد، بیروت: المکتبۃ العصریۃ، ج2ص:298
Sijistānī, Sulaymān ibn Ashʿath (al-mawtūfa: 275h) Sunan Abū Dāwūd, Bayrūt: Al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, J 2, P: 298

[6] بخاری، محمد بن اسماعیل(256ھ) صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ ج3ص:27
Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl (256h) Ṣaḥīḥ Bukhārī, Dār Ṭawq al-Najah, 1422h J3, P: 27

[7] القران، البقرہ 185:2
Al-Qur'ān, Al-Baqarah 185:2

دوسری صورت : امام کی پیروی کرے اگر امام روزہ رکھے تو لوگ روزہ رکھ لیں اور اگر امام روزہ نہ رکھے تو لوگ روزہ نہ رکھیں۔

تیسری صورت: اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر رکھ لیا تو رمضان کے روزے سے کفایت نہ کرے گا کیونکہ یہ یوم شک ہے نیز یہ کہ شعبان کا مہینہ اصل اور محض شک کی وجہ سے اس کو چھوڑنا صحیح نہ ہے۔

نیز امام ابو حنیفہؒ، امام مالک، امام شافعی کا یہی قول ہے۔[8]

شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی لکھتے ہیں:

"رمضان کا روزہ چاند نظر آنے سے واجب ہوتا ہے۔ اگر مطلع غبار آلود ہو تو لوگوں کو شعبان کے تیس دن پورے کرنے واجب ہیں"[9]

علامہ نووی شافعی رؤیت میں گواہی کے متعلق لکھتے ہیں:

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ دو عادل و نیک شخصوں کی گواہی سے بالاتفاق چاند ثابت ہو جاتا ہے، اور ایک عادل شخص کے بارے میں اختلاف ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ ایک عادل شخص کی گواہی سے بھی چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے، خواہ مطلع صاف ہو یا غبار آلود ہو عبد اللہ بن مبارک اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی نظریہ ہے کہ ایک شخص کی گواہی سے چاند کا ثبوت ہو جاتا۔ جبکہ امام مالک کے نزدیک " چاند کے ثبوت کیلئے دو عادل شخصوں کی گواہی شرط ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ "اگر مطلع ابر آلود ہو تو ایک آدمی کی گواہی سے بھی رمضان کی رؤیت ثابت

---

[8] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد (متوفیٰ620ھ) المغنی "بیروت، دالفکر، 1405ھ، ج4: ص417

Ibn Qudāmah, ʿAbd Allāh ibn Aḥmad (mawtūfī 620h) Al-Mughnī "Bayrūt, Dār al-Fikr, 1405h, J 4: P 417

[9] شیرازی، ابرھیم بن علی، ابو اسحاق، (، متوفیٰ455ھ) المھذب في فقه الإمام الشافعي "بیروت، دار الفکر، ج3، ص:32

Shīrāzī, Ibrāhīm ibn ʿAlī, Abū Isḥāq (mawtūfī 455h) Al-Muḥaḍḍab fī Fiqh al-Imām al-Shāfiʿī" Bayrūt, Dār al-Fikr, J 3, P: 32

ہو جائے گی اور غیر رمضان میں کم از کم دو کی گواہی ضروری ہے اور اگر مطلع صاف ہو جب تک جم غفیر کی شہادت نہ ہو تو رؤیت ثابت نہیں ہو گی"[10]

رؤیت ہلال کے متعلق حدیث رسول ﷺ میں اصول وضابطہ:

نبی اکرم ﷺ نے رمضان کا ذکر فرمایا کہ روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک چاند دیکھ نہ لو اور عید کے لیے روزہ افطار اس وقت تک نہ کرو جب تک چاند دیکھ نہ لو اور اگر چاند تم پر چھپ جائے تو حساب لگالو۔ [11]

ایک اور حدیث میں فرمایا:

"کہ ہم لوگ حساب وکتاب سے ناواقف ہیں، مہینہ (کبھی) 29 یوم کا ہوتا ہے اور کبھی 30 یوم کا"[12]

یہ حدیث قمری مہینے کے دخول کے مسئلہ میں وارد ہوئی ہے اور اس حدیث سے اس بات پر دلالت ہو رہی ہے کہ مہینہ کے شروع ہونے کی پہچان فلکی حسابات پر نہیں، بلکہ چاند کی رؤیت ظاہرہ کے اعتبار پر ہے۔ نیز رؤیت پر اعتماد کا ہونا اور حساب پر اعتماد کا نہ ہونا اس بات پر برانگیختہ نہیں کرتا کہ مسلم امت جہالت پر قائم ہے اور اس نے حساب کو چھوڑ دیا ہے اور اسی طرح تمام نفع دینے والے علوم کو اس معاملے میں چھوڑ دیا ہے، دراصل مہینہ کی آمد ورفت میں چاند کو شرعا مدار رکھا گیا ہے اس لیے حساب دانوں کا قول غیر معتبر ہے اور شرعاً ضروری بھی نہیں تاہم تطبیقاً فلکی حسابات، جدید آلات ووسائل مثلاً دوربین، خوردبین، ٹیلی سکوپ یا اس جیسے آلاتِ جدیدہ وغیرہ۔

کیونکہ وحی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا انسان کو مکلف بنایا گیا ہے اس ضمن میں مزید فقہاء کے دلائل ملاحظہ ہوں: سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ رؤیت ہلال کا اعلان معتبر ہونے کے لیے معلن کا مسلمان ہونا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

"وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَفِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا"[13]

---

[10] نووی، یحیٰ بن شرف، ابو زکریا (متوفیٰ 649ھ) "شرح صحیح مسلم، بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1431ھ "ج7، ص197

Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, Abū Zakariyyā (mawtūfī 649h)" Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim, Bayrūt, Dār Aḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1431h "J 7, P 197

[11] بخاری، محمد بن اسماعیل (256ھ) صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ ج3: ص27

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl (256h) Ṣaḥīḥ Bukhārī, Dār Ṭawq al-Najah, 1422h J3:P27

[12] خاری، محمد بن اسماعیل (256ھ) صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ ج3: ص27

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl (256h) Ṣaḥīḥ Bukhārī, Dār Ṭawq al-Najah, 1422h J3:P27

"اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہر گز راہ نہ دے گا"

اسی آیت کو دلیل بنا کر عالمگیری میں ہے:۔

"لا يقبل قول الكافر في الديانات"[14]

یہ مسلم اصول جو قرآن ماخوذ ہے، کہ دیانات کے معاملہ میں کافر کا قول معتبر نہیں۔ یہ بات تو واضح ہو گئی، تاہم رؤیت کے لیے مسلمان کی گواہی معتبر ہو گی یہی نتیجہ ہے، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان کی رؤیت بصری تو معتبر ہے ہی، کیا جدید آلات و وسائل کے ذریعے بھی رصد گاہوں پر جو رؤیت ہوتی ہے وہ معتبر ہوتی ہے؟

علامہ شامی اس پر مزید فرماتے ہیں:

اگر کسی شہر کے بارے میں خبریں ہوں کہ فلاں شہر میں چاند دیکھا گیا اور علماء یا کمیٹی یا قاضی نے بعد شہادت چاند ہونے کا فیصلہ کر دیا تو پھر اس خبر کو خبر مستفیض کہا جائے گا، لہذا اس پر مقامی قاضی یا کمیٹی فیصلہ کر دے تو درست ہو گا۔[15]

اس قول سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ اگر رؤیت ہلال کمیٹی نے شہادت حاصل ہونے کے بعد چاند ہونے کا فیصلہ کر دیا تو یہ فیصلہ معتبر ہو گا چہ جائیکہ کہ بعد از شہادت رؤیت جدید آلات و ذرائع سے بھی ثابت ہو جائے۔ اعلان کمیٹی معتبر ہو گا۔ اس کی توضیح مندرجہ ذیل ہے: چاند دیکھنے والے پر نظام قضا یا مقامی علماء یا ہلال کمیٹی کے ذمہ داروں کو جا کر شہادت دینا لازم ہے۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔

"اذا رای الواحد العدل هلال رمضان ، يلزمه ان يشهد بها ليلة حرا كان أو عبدا ذكراً كان أو انثى حتى الجارية المنحدرة تخرج و تشهد بغير اذن مولاها "[16]

---

[13] القرآن، النساء 141:4
Al-Qur'ān, Al-Nisā' 141:4

[14] بلخی، نظام الدین البرھانپوری، لفتاوی العالمکیریۃ المعروفۃ بالفتاوی الھندیۃ، مصر، دار الفکر بیروت، ج5، ص308
Balkhī, Naẓam al-Dīn al-Burhanpūrī, Fatawā al-ʿĀlamkīrīyah al-maʿrūfah bi-al-Fatāwā al-Hindīyah, Miṣr, Dār al-Fikr Bayrūt, J 5, P 308

[15] شامی، محمد امین الشہیر بن عابدین (المتوفی 1252ھ) "ردالمحتار علی الدر المختار، شرح تنویر الابصار" بیروت، دار الفکر، الثانیۃ، 1412ھ، ج2، ص:390
Shāmī, Muḥammad Amīn al-Shāhīr bin ʿĀbidīn (al-mawtūfī 1252h)"Radd al-Muḥtār ʿalá al-Durr al-Mukhtār, Sharḥ Tanwīr al-Absār" Bayrūt, Dār al-Fikr, Al-Thāniyah,1412h, J2, P:390

[16] بلخی، نظام الدین البرھانپوری، لفتاوی العالمکیریۃ المعروفۃ بالفتاوی الھندیۃ، مصر، دار الفکر بیروت، جلد1، ص197
Balkhī, Naẓam al-Dīn al-Burhanpūrī, Fatawā al-ʿĀlamkīrīyah al-maʿrūfah bi-al-Fatāwā al-Hindīyah, Miṣr, Dār al-Fikr Bayrūt, J1, P197

"اگر ایک عادل شخص رمضان کا چاند دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اس رات میں اس کی گواہی دے آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت یہاں تک کہ پردہ نشین باندی بغیر اجازت اپنے مالک کے نکل کر گواہی دے"

فاسق اگر اکیلا چاند دیکھے تو گواہی دے۔ اصولی طور پر یہ خبر ہے نا کہ شہادت اور اگر ہلال کمیٹی یا مجلس قضاء میں جا کر گواہی دے تو یہ شہادت ہے:

قابل غور بات جدید ماہرین فلکیات کے حساب میں مہارت، محیر العقول آلات، رصدیہ کی ایجاد، اس علم کی گہرائی سے حاصل شدہ قوت و مشاہدہ کی وقعت، مستقبل قریب و بعید میں ہونے والے کاسناتی حوادث کے متعلق پیش گفتہ واقعات کی آئے دن کی صداقت اور اس طویل و عریض کائنات کی مسافت کو چند گھنٹوں اور منٹوں میں سمیٹ لینے کی جدید ایجادات کے علاوہ قرآن و حدیث بھی اس پر دلیل ہے۔

رؤیت ہلال کے سلسلہ میں احناف کا مفتٰی بہ مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے۔

اور صرف احناف ہی کا مفتٰی بہ مذہب نہیں، بلکہ شوافع کے علاوہ حنابلہ اور مالکیہ کا معتمد علیہ مذہب بھی یہی ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں جیسا کہ شامی میں ہے:

"وانما الخلاف في اعتبار اختلاف المطالع الخ بخلاف الاوقات الصلوة "[17]

"جبکہ احناف کے یہاں مطلع کے اختلاف کا اعتبار ہی نہیں ہے لہذا ان کے جواب کی ضرورت ہی نہیں"

صاحب نظام الفتاویٰ بیان کرتے ہیں کہ:

"جہاں حکومت کی جانب سے شرعی قاعدہ اور قانون کے مطابق رؤیت ہلال کا ثبوت حاصل کر کے اعلان کرنے کا قانون و انتظام ہو اور اس پر عمل رائج و مشہور ہو وہاں مقامی طور پر پورے حدود مملکت کے اندر عمل کرنے کے لیے یہ مطلق اعلان بھی مثل اعلان قاضی و مثل طبل قاضی و صوتِ مدافع وغیرہ معتبر ہو گا، خواہ حکومت مسلمہ ہو یا کافر ہو، اس اعلان و نشریہ پر عمل کرنا لازم ہو گا"

---

[17] بلخی، نظام الدین البرھانپوری، لفتاوی العالمکیریۃ المعروفۃ بالفتاوی الھندیۃ، مصر، دار الفکر بیروت، جلد 2، ص 393
Balkhī, Naẓam al-Dīn al-Burhanpūrī, Fatawā al-ʿĀlamkīrīyah al-maʿrūfah bi-al-Fatāwā al-Hindīyah, Miṣr, Dār al-Fikr Bayrūt, , J2, P393

"لحصول غلبة الظن بهذا الطريق في هذه الصورة"[18]

"یہ حکم اس لیے ہے کہ اس صورت میں اس طریقہ سے غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے۔"

مذکورہ بالا دلائل و اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اعلان قاضی و رؤیت ہلال کمیٹی اگر قاعدہ شرعی کے مطابق اعلان کرتے ہیں تو ان کا یہ اعلان معتبر ہو گا، چاہے وہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے شہادت یا خبر کے بعد ثابت ہو جائے اس کا اعتبار لازمی کیا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ خاص بات بھی قابل توجہ ہے کہ چاند کے ثبوت کے لیے خبر اس وقت ہی معتبر ہو سکتی ہے جب ٹی وی چینلز اور میڈیا اس بات کے پابند ہوں کہ بغیر علماء کے فیصلہ کے کوئی خبر ہلال کے بارے شائع نہ کرے، بلکہ رؤیت ہلال کمیٹی کے ثقہ علماء کے انتظام سے خبر نشر کریں، اگر ثقہ لوگوں کے انتظام سے فیصلہ کو نشر کیا جائے گا تو ہی رؤیت ہلال کا ثبوت مانا جائے گا ورنہ نہیں، کیونکہ رؤیت چاند کے لیے شہادت شرط نہیں بلکہ عادل، ثقہ اور معتبر آدمی کی گواہی کافی ہے۔ البتہ بقول شامی، "اگر مختلف طرق سے اتنی خبریں آجائیں کہ احتمال کذب و خطا ختم ہو جائے تو اس پر رمضان و عید دونوں کا ثبوت ہو سکتا ہے"[19]

احمد رضا خان بریلوی فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:

خلاصہ یہ ہے کہ رؤیت ہلال میں رؤیت ہلال کمیٹی کا فیصلہ معتبر ہو گا، تاہم اعلان کرنے والا عالم محقق و معتمد ہوں تب فیصلہ معتبر ہو گا۔ اس حوالے سے مزید لکھتے ہیں۔

نیز فتاوی رضویہ میں حدیقہ ندیہ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

"اذا حلا الزمان من سلطان ذی کفایة فالامور مؤکلة الی العلماء ویلزم الامة الرجوع الیهم و یصیرون ولاة فاذامرجمع عوام و مثبت الاحکام ہو کاحکام

18 اعظمی، محمد نظام الدین (متوفی1420ھ)، منتخبات نظام الفتاوی، دہلی: ایفا پبلیکیشنز، 2013 جلد1، ص:496

Aẓamī, Muḥammad Naẓam al-Dīn (mawtūfī 1420h) Muntakhabāt Naẓam al-Fatāwā, Dihlī: Ifā Pablikeshanz, 2013 J1, J:496

19 شامی، محمد امین بن عابدین، الرد المختار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، جلد3، ص:359

Shāmī, Muḥammad Amīn ibn ʿĀbidīn, Al-Radd al-Mukhtār ʿalá al-Durr al-Mukhtār Sharḥ Tanwīr al-Absār, J3, P:359

روزه و عسر جمعهم على واحد استقل كل قطر باتباع علمائه فان كثروا فالمتبع اعلمهم فان استووا اقرع بينهم"[20]

"جب زمانہ ایسے بادشاہ سے خالی ہو جو شرعی معاملات میں کفایت کر سکے تو تمام شرعی کام علماء کے سپرد ہوں گے اور مسلمانوں پر لازم ہو گا کہ اپنے ہر معاملہ شرعی میں اُن کی طرف رجوع کریں وہ علماء ہی قاضی و حاکم سمجھے جائیں گے، پھر اگر تمام مسلمانوں کا ایک عالم پر اتفاق مشکل ہو تو ہر ضلع کے لوگ اپنے علماء کا اتباع کریں، اگر ضلع میں زیادہ عالم ہوں تو جو سب میں زیادہ احکام شرعیہ علم رکھتا ہو اس کی پیروی ہو گی اور اگر علم میں برابر ہوں تو ان میں قرعہ ڈالیں۔ اس سے ایک تو علماء کے وقار کا پتا مل رہا ہے، لہٰذا رؤیت ہلال کمیٹی کے ثقہ عالم کا فیصلہ بعد از شہادت و تصدیق خبر درست اور نافذ مانا جائے گا۔"

اسی بات کی تصدیق مفتی وقار الدین کے وقار الفتاویٰ سے بھی ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں۔

"مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی شرعی طور پر شہادت لے کر جب اعلان کر دے گی تو وہ اعلان پورے ملک کے لیے ہو گا"[21]

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جدید فقہی مسائل میں تحریر کرتے ہیں:

ٹی وی پر شہادت نہیں دی جا سکتی اس پر ہونے والی اطلاع محض خبر و اعلان کے درجہ میں ہو گی۔ اگر یہ اطلاع رؤیت ہلال کمیٹی کی طرف منسوب ہے تو اس علاقہ کے لوگوں کے لیے اس پر عمل کرنا واجب ہو گا اس لیے یہ محض اطلاع نہیں ہے بلکہ ایک فیصلہ کا اعلان ہے کیونکہ

"خبر منادی السلطان مقبول عدلاً کان او فاسقا "[22]

---

[20] نابلسی، علامہ عبد الغنی بن اسماعیل (متوفی 1143ھ) الحدیقۃ الندیہ النوع الثالث من انواع العلوم اسلامیہ، فیصل آباد، مکتبہ نوریہ رضویہ، س ن، ج1 ص:351

Nābulusī, ʿAllāmah ʿAbd al-Ghanī ibn Ismāʿīl (mawtūfī 1143h) Al-Ḥadīqah al-Nadiyah al-Nawʿ al-Thālith min Anwāʿ al-ʿUlūm al-Islāmīyah, Faysalābād, Maktabah Nūrīyah Rizawīyah, S N, J1, P:351

[21] قادری، محمد وقار الدین، وقار الفتاوی، بزم وقار الدین، کراچی، مئی 2008ء، جلد 2، ص:420

Qādirī, Muḥammad Waqār al-Dīn, Waqār al-Fatāwā, Bazm Waqār al-Dīn, Karāchī, May 2008ء, J2, P:420

[22] بلخی، نظام الدین البرھانبوری، لفتاوی العالمکیریۃ المعروفۃ بالفتاوی الھندیۃ، مصر، دار الفکر بیروت جلد 5، ص309

Balkhī, Naẓam al-Dīn al-Burhanpūrī, Fatawā al-ʿĀlamkīrīyah al-maʿrūfah bi-al-Fatāwā al-Hindīyah, Miṣr, Dār al-Fikr Bayrūt, J5, P:309

"بادشاہ کے منادی کی خبر مقبول ہے، چاہے وہ عادل (معتبر دیندار) ہو یا فاسق۔"[23]

ان تمام دلائل و براہین سے رؤیت ہلال کی جدید آلات و وسائل کے ساتھ شرعی حیثیت بھی ظاہر ہو جاتی ہے اور رؤیت ہلال کمیٹی کے ثقہ لوگ یا علماء کے فیصلہ کے نفاذ کی صورت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔

ہلال کے متعلق شرعی ضابطۂ شہادت:

جب چاند کی دیکھنا عام نہ ہو سکے صرف چند آدمیوں نے دیکھا ہو تو یہ صورتحال اگر ایسی فضا میں ہو کہ مطلع بالکل صاف ہو تو ایسی صورت میں صرف دو تین آدمیوں کی رؤیت اور شہادت شرعاً قابل اعتماد نہ ہو گی اگر مطلع صاف نہیں تھا، غبار، دھواں، بادل وغیرہ افق پر ایسا تھا جو چاند دیکھنے میں مانع ہو سکتا ہے تو ایسی حالت میں رمضان کے لیے ایک ثقہ کی اور عیدین وغیرہ کے لیے دو ثقہ مسلمانوں کی شہادت کا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ مگر حکومت کے لیے ایسی شہادت کا اعتبار کر کے ملک میں اعلان کرنے کے واسطے تین صورتوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔

رؤیت کی شہادت:

کسی عالم یا علماء کی جماعت کے سامنے یہ شہادت دینے والے بذات خود پیش ہوں جن کے احکام شرعیہ، فقہ اور اسلام کے ضابطۂ شہادت میں مہارت پر پورے ملک میں اعتماد اور یقین کیا جاتا ہو اور یہ عالم یا علماء متفقہ طور پر اس شہادت کو قبول کرنے کا فیصلہ کرے۔

گواہی پر گواہی:

گواہی پر گواہی یہ ہے کہ اگر یہ گواہ خود حاضر نہیں ہوئے یا نہیں ہو سکے تو ہر ایک کی گواہی پر دو گواہ ہوں اور وہ گواہ عالم یا علماء کے سامنے یہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے فلاں رات میں فلاں جگہ اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا ہے۔

شہادت علی القضاء:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ چاند دیکھا گیا ہے اگر وہاں حکومت کی طرف سے کوئی ذیلی کمیٹی قائم ہے اور اس میں کچھ ایسے علماء موجود ہیں جن کے فتویٰ پر علماء اور عوام اعتماد کرتے ہیں اور چاند دیکھنے والے ان کے پاس پہنچ کر اپنی

[23] رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، جدید فقہی مسائل، زمزم پبلشرز، کراچی، جون 2010، جلد2، ص:14

Raḥmānī, Maulānā Khālid Saifullāh, Jadīd Fiqhī Masāʾil, Zamzam Publishers, Karāchī, June 2010, J2, P:16

شہادت پیش کریں اور وہ علماء ان کی شہادت قبول کریں تو ان علماء کا فیصلہ اس حلقہ کے لیے تو کافی ہے جس میں شہادت پیش ہوئی ہے مگر پورے ملک میں اس کے اعلان کے لیے ضروری ہے کہ حکومت کی نامزد کردہ مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کے سامنے ان علماء کا فیصلہ مخصوص شرائط کے ساتھ پیش ہو۔[24]

معاصر اہل علم کی آراء کا جائزہ (دوربین، خوردبین، ٹیلی سکوپ، رصدگاہوں اور جدید آلات ووسائل کا حکم)

اسلامی ماہ کے تعین کا مدار چاند کی عینی رؤیت پر ہے، غلطی سے بچنے اور غلط شہادت کے قبول سے لوگوں کی عبادات کو غیر وقت میں ادا ہونے سے بچانے کے لیے رؤیت ہلال کا فیصلہ کرنے والے قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کے چیئر مین کا علم ہئیت یا کم از کم علم ہئیت کی مبادیات سے واقف ہونا لازمی ہے جس سے چاند، سورج کی گردش اور قرب و بعد قران شمس و قمر کا وقت اور چاند کا آفتاب کی شعاؤں سے نکل جانا وغیرہ امور کی معرفت حاصل ہونے کی وجہ سے قاضی اور چیئر مین رؤیت کی شہادت کے موقع پر ان امور سے استفادہ اور چاند کی شہادت کے قبول ورد میں صحیح فیصلہ تک پہنچ سکے گا۔ ذیل میں رؤیت ہلال میں جدید آلات ووسائل کے ذریعے معاصر اہل علم کی آراء جائزہ پیش کیا جارہاہے:۔

سید ابو الاعلیٰ مودودی کی رائے:

سید ابو الاعلیٰ مودودی سورۃ البقرۃ کی آیت 189 کے تحت لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔

"چاند کا کم یا زیادہ ہونا ایک قدرتی عمل ہے جس نے تمام انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ "[25]

ان کے نزدیک چاند ایک قدرتی جنتری ہے جو دنیا بھر کے لوگوں کو تاریخوں کا حساب بتاتی ہے۔

پیر کرم شاہ الازہری کی رائے:

جسٹس پیر کرم شاہ الازہری ضیاء القرآن میں فرماتے ہیں:

"چاند کا نکلنا اور اندازرے سے اس کا کم یا زیادہ ہونا اور پھر غالب آجانا، ایک عجیب معاملہ ہے جس کی وجہ معلوم کرنے کے لیے ہر دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے صحابہ نے اس کی وجہ معلوم کی تو اللہ تعالیٰ نے جواب نہ دیا۔ کیونکہ اس کا جواب ہمیں خود

---

[24] مفتی رشید احمد، احسن الفتاویٰ، کتاب الصوم، عیون الرجال لرویۃ الہلال، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، 1425ھ جلد 4، ص 495

Muftī Rashīd Aḥmad, Aḥsan al-Fatāwā, Kitāb al-Ṣawm, ʿIyūn al-Rijāl li-Ruwayat al-Hilāl, Karāchī, Ichee-Em Saeed Company, 1425h, J4, P:495

[25] مودودی، ابو الاعلی، تفہیم القرآن، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ص 149،148

Mawdūdī, Abu al-Aʿlā, Tafhīm al-Qur'ān, Lāhaur: Idārah Tarjumān al-Qur'ān, P:148-149

معلوم کرنا تھا، اور ساتھ میں رب تعالیٰ نے اس چاند کے کم یا زیادہ ہونے کے فوائد بتلا دے کہ اس سے تم اپنی عبادت، لین دین وغیرہ کے وقت مقرر کر سکتے ہو۔ اور یہ کھلی ہوئی جنتری ہے۔ "[26]

ان کے نزدیک چاند ایک کھلی جنتری ہے، یعنی اس سے صرف عبادات اور لین دین کے اوقات متعین ہوتے ہیں، ہمیں خود اس کے نمودار ہونے کا جواب تلاش کرنا ہے۔

مولانا یوسف لدھیانوی کی رائے:

"قمری ماہ کا آغاز چاند کے دیکھنے پر موقوف ہے، علم فلکیات سے اس بارے ہمیں مدد مل سکتی ہے کہ آج چاند نظر آنے کا امکان ہے یا نہیں، لیکن جب تک رؤیت کے ذریعہ چاند دیکھنے کا ثبوت نہ ہو جائے محض فلکیات کے حساب سے چاند نظر آنے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ مختصر بات یہ ہے کہ چاند ہونے میں رؤیت کا اعتبار ہے۔ علم فلکیات کا اعتبار بغیر رویت کے نہیں"[27]

یہ ایسی رائے ہے جو اکثر ماہرین کی رائے ہے کہ چاند دیکھنے میں رؤیت پر ہی مدار ہو گا تاہم آلات ووسائل سے چاند دیکھنے کے لیے پہلے اس کی رؤیت کا ثابت ہونا ضروری ہے، پھر آلات ووسائل سے رؤیت ہو بھی جائے تو درست ہے شرعاً اس میں حرج نہیں۔

علامہ غلام رسول سعیدی کی رائے:

علامہ غلام رسول سعیدی اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں:

"چاند کا کبھی نصف، کبھی مکمل نظر آنے کا تعلق علم ہیئت (دیکھنے کا علم)، علم نجوم اور علم الافلاک سے ہے اور نبی کا منصب احکام شرعیہ بیان کرنا ہے، ناکہ علم توقیت کے احکام۔"[28]

---

[26] ازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز1995ء، جلد1، ص:131

Azharī, Pīr Muḥammad Karam Shāh, Ziyā᾽ al-Qur'ān, Lāhaur: Ziyā᾽ al-Qur'ān Publications, 1995ء, J1, P:131

[27] لدھیانوی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، آپ کے مسائل اور ان کے حل، کراچی: مکتبہ لدھیانوی، اپریل1997ء، جلد3: ص:261

Ludhiānawī, Maulānā Muḥammad Yūsuf Ludhiānawī, Āp ke Masā'il Aur Unke Ḥall, Karāchī: Maktabah Ludhiānawī, April 1997, J3, P:261

[28] سعیدی، علامہ غلام رسول سعیدی تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور اپریل2013، جلد1: ص:716

Saʿīdī, ʿAllāmah Ghulām Rasūl Saʿīdī, Tabīān al-Qur'ān, Fareed Book Stall, Lāhaur, April 2013, J1, P:716

چاند اور سورج دونوں کی تقویم اسلامی ہیں، اللہ کے نبی ﷺ علم توقیت کو بیان کرنے کے لیے نہیں تھے آئے، بلکہ احکام خداوندی کو پہنچانے کے لیے آئے تھے، لہذا چاند کی رؤیت کا معاملہ ان کے نزدیک اس کے علم کے جاننے والوں پر موقوف ہے۔

مفتی تقی عثمانی کی رائے:

"مفتی تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ کسی بھی ماہ کے آغاز کے لیے اصل اعتماد رؤیت ہلال پر ہو گا، البتہ علم فلکیات سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے تا کہ احادیث نبوی پر بھی عمل ہو اور سائنسی حقائق کی بھی رعایت ہو سکے"

ان کے نزدیک اسلامی ماہ کے تعین کے لیے اصل اعتماد رؤیت پر ہی موقوف ہے، البتہ فلکی حسابات اور فلکی رصد گاہوں سے بھی مدد حاصل کی جا سکی ہے تا کہ شریعت پر بھی عمل ہو جائے اور ساتھ ساتھ سائنسی علوم و حقائق کی بھی رعایت رکھی جا سکے۔

مفتی منیب الرحمان کی رائے:

"مفتی منیب الرحمٰن چونکہ رؤیت ہلال کمیٹی کے چیئر مین بھی رہ چکے ہیں اس لیے ان کی رائے چاند دیکھنے کے معاملے میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے، ان کی رائے کے مطابق سائنسی اور فنی ذرائع سے چاند کی رؤیت کا ظن غالب رکھ کر مستقل کیلنڈر بنالینا درست نہیں کیونکہ رؤیت کا حقیقی معنی آنکھ سے دیکھنا ہے، لہذا حقیقی معنی سے مجاز کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا، نیز ان کی رائے ان شرعی اصولوں کے عین مطابق ہے جو اوپر رؤیت ہلال کی شرعی حیثیت کے تحت بیان کر دیئے گئے ہیں کہ ہمارے نظام رؤیت کا مدار اصلاً و شرعاً رؤیت بصری پر ہے، تاہم سائنسی اور فنی ذرائع جیسے دوربین، خوردبین، ٹیلی سکوپ اور ان جیسے جدید آلات و وسائل کی مدد سے شرعاً استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، ان سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں، تاہم مدار رؤیت بصری پر ہی ہو گا۔"[29]

مفتی محمد نظام الدین کی رائے:

---

[29] مفتی، منیب الرحمن، رویت ہلال، ادارہ عرفان التوقیت، کراچی، اپریل 2018ء، ص:29،28

Muftī, Manīb al-Raḥmān, Rawāyat Hilāl, Idārah ʿIrfaan al-Tawqīt, Karāchī, April 2018ء, Ṣ:28-29

ایک استفتاء کے جواب میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ظن و تخمین یا محکمہ موسمیات کی تحقیقات و غیرہ پر چاند کا مدار نہ رکھا جائے۔

"لہذا اگر رؤیت ہلال کے طریقے کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ ثبوت رویہ کا اختیار کیا جائے گا تو اس نص کے صریح خلاف ہو گا جو کہ جائز نہ ہو گا"

اس کا مفہوم صاف طور پر مطلع کر رہا ہے کہ طریقہ رؤیت کے علاوہ ثبوت رؤیت کے لیے کوئی اور طریقہ صریحاً خلاف نص ہو گا یہ شرعا ناجائز ہے۔[30]

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی رائے:

"ثبوت چاند کے سلسلہ میں فقہاء نے جو اصول مقرر کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلع ابر آلود نہ ہو تو یقینی خبر مطلوب ہے، مطلع ابر آلود ہو تو گمان غالب کافی ہوتا ہے۔ نیز لکھتے ہیں کہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جدید آلات کے ذریعے رؤیت کی حیثیت محض کشف کی ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ ایک چیز وجود میں نہ ہو اور اس کی وجہ سے خواہ مخواہ نظر آنے لگے، بلکہ وہ ایک موجود کو جسے ہم دوری، غبار یا بصارت و نظر کی کمی کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتے، ہمارے لیے قابل دید بنا دیتی ہے۔ جس کی نظیر خود فقہاء متقدمین کے یہاں بھی ملتی ہے کہ اگر کوئی شخص بلند مقام سے چاند دیکھے جبکہ نیچے سے نظر نہ آرہا ہو تو اس کی اطلاع قابل اعتبار ہو گی"[31]

معلوم ہوا کہ آلات جدید سے رؤیت ہلال کی حیثیت محض کشف کی سی ہے۔

مولانا محمد سلطان عالم کی رائے:

"جمہور کے نزدیک حسابات پر مکمل اعتماد کرنا کہ حسابات ہی کو مدار سمجھ لیا جائے جائز نہیں۔ البتہ اگر مدار رؤیت پر رکھ کر جدید وسائل و حسابات سے دیگر کئی مسائل کی طرح اس مسئلہ

[30] اعظمی، مفتی محمد نظام الدین اعظمی، منتخبات نظام الفتاوی، دہلی، ایفا پبلی کیشنز، جلد 1:ص:456

Aẓamī, Muftī Muḥammad Naẓam al-Dīn Aẓamī, Muntakhabāt Naẓam al-Fatāwā, Dihlī, Ifā Pablikeshanz, J1, P:456

[31] رحمانی، خالد سیف اللہ، مولانا "جدید فقہی مسائل" کراچی، زمزم پبلیشرز 2010، ج2، ص:16

Raḥmānī, Khālid Saifullāh, Jadīd Fiqhī Masāʾil, Karāchī, Zamzam Publishers, 2010, J2, Ṣ:16

میں بھی اسی طور پر مدد لی جائے کہ ان حسابات کو شریعت کے اصول کے تابع رکھا جائے اور ان پر عمل سے کرنے سے شرعی اصول کا معارضہ یا ترک لازم نہ آئے تو جمہور متاخرین اور بعض متقدمین نے تصریح فرمائی ہے ایسا کرنا اصولِ شریعت یا عبارات فقہاء کے خلاف نہیں"[32]

اس رائے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مدار رؤیت پر ہو اور ساتھ جدید آلات و وسائل سے بھی مدد لی جائے تو کوئی حرج نہیں، جماہیر متاخرین اور بعض قدماء کی عبارات سے اس ضمن میں تصریح ملتی ہے تاہم حسابات کو اصولِ شریعت کے تابع رکھنا ضروری ہو گا یعنی مدار رؤیت پر ہی موقوف ہو۔

مفتی رشید احمد کی رائے:

"ماہرین فن، وجود قمر کے بعد بھی ہلال میں رؤیت کی صلاحیت نہ ہونے کے کچھ ضوابط متعین فرمادیں مثلاً افق سے ارتفاع اور شمس سے بُعد کے درجات کا تعین ہو جائے تو رؤیت کی شہادت کا معیار معلوم کرنے کے لیے مفید ہو سکتا ہے"[33]

یہ رائے بطور مشورہ نظر آتی ہے کہ اگر ماہرین فن یعنی وہ لوگ جو جدید آلات و وسائل کے ذریعے رؤیت ہلال میں ماہر ہیں رؤیت کی شہادت کا معیار معلوم کرنے کے لیے کچھ اصول متعین کر دیں تو ان اصولوں کی روشنی میں رؤیت میں فائدہ ہو سکتا ہے، البتہ اس رائے میں یہ صریحاً موجود نہیں کہ رؤیت ہلال میں رؤیت بصری کو مدار رکھا جائے، تاہم کنایہ اس سے اشارہ ملتا ہے یعنی اصولوں کی تعین کے ذریعے رؤیت کا ہونا۔

مفتی نظام الدین شامزائی کی رائے:

"چاند دیکھنے کے لیے جدید آلات استعمال کرنا یا ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اوپر فضا میں دیکھنا اگرچہ جائز ہے، لیکن شرعاً ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ آلات ہر آدمی کو میسر نہیں۔ اس لیے اگر بادل میں چاند بھی بلندی پر موجود ہے لیکن بادل کی وجہ سے نظر نہیں آرہا تو ہم اس کے مکلف

---

[32] عالم، مولانا محمد سلطان، تسہیل رویت ہلال، الحجاز، کراچی، نومبر 2012ء، ص:49

ʿĀlam, Maulānā Muḥammad Sulṭān, Tashīl Rawāyat Hilāl, Al-Ḥijāz, Karāchī, Nov 2012ء, P:49

[33] مفتی، رشید احمد، احسن الفتاویٰ، کتاب الصوم، عیون الرجال لرویۃ الہلال، ج4: ص:495

Muftī, Rashīd Aḥmad, Aḥsan al-Fatāwā, Kitāb al-Ṣawm, ʿIyūn al-Rijāl li-Ruwayat al-Hilāl, J4, P:495

نہیں ہیں کہ بادلوں سے اوپر جا کر چاند دیکھیں، بلکہ اس صورت میں یہ تصور کیا جائے گا کہ چاند نظر نہیں آیا"[34]

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چاند کو جدید آلات ووسائل کی مدد سے دیکھنا جائز تو ہے، تاہم شرعا اس کی ضرورت نہیں، کیونکہ شرع میں چاند کو دیکھنے کا معیار رؤیت بصری کو رکھا گیا ہے۔

علامہ عبد الرزاق بھترالوی کی رائے:

علامہ عبد الرزاق بھترالوی تفسیر نجوم الفرقان میں لکھتے ہیں: کسی مہینے کی ابتدائی تاریخ یا انتہائی تاریخ کو ستاروں کا حساب لگانے والے علم ہئیت والوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

"والاجماع علی عدم الاعتداد بقول المنجمین ولواتفقواعلی انه یری "[35]

"کیونکہ اس مسئلہ پر اہل علم محققین کا اجماع ہے کہ صرف چاند کی منازل کا حساب کرنے والوں پر اعتبار نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ سب اتفاق بھی کر لیں کہ آج چاند دکھائی دینے کی تاریخ ہے"

ان کی رائے بھی جدید آلات ووسائل سے چاند دیکھنے کے حوالہ سے واضح ہے، لہذا ان کے نزدیک چاند کے نمودار ہونے کا اعتبار پھر رؤیت بصری پر ہی موقوف ہوگا۔

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے علماء کی رائے:

رؤیت ہلال فقہ اسلامی کی روشنی میں

"میں یہ رائے دی گئی ہے کہ دوربین اور فلکیاتی حساب کے درپے ہونا شریعت اسلامیہ کی روح کے خلاف ہے، البتہ تائید کے لیے اس سے مدد لے سکتے ہیں اور آلات جدیدہ و حساب کے ذریعے رؤیت میں غلطی کا امکان زیادہ رہتا ہے، اس لیے چاند کی تولید چند ساعت سورج سے قریب ہونے کے بعد ہی شروع ہو جاتی ہے، لیکن ہلال کا اطلاق اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک رؤیت بصری

[34] شامزائی، مفتی نظام الدین، الاتمام والاکمال فی رویۃ الحلال، مجلس تعاون اسلامی، کراچی، س ن، ص:13

Shāmzāʾī, Muftī Naẓam al-Dīn, Al-Itmām wal-Kamāl fī Ruʾyat al-Ḥalāl, Majlis Taʿāwun Islāmī, Karāchī, Year, P:13

[35] بھترالوی، علامہ عبد الرزاق، نجوم الفرقان من تفسیر آیات القرآن، راولپنڈی، ضیاء العلوم پبلی کیشنز دسمبر 2006ء، جلد4:ص:611

Bhatrālwī, ʿAllāmah ʿAbd al-Razzāq, Najūm al-Furqān min Tafsīr Āyāt al-Qur'ān, Rawalpindi, Ziyāʾ al-ʿUlūm Publications, December 2006, J4: P:611

تک کی حد نہ پہنچ جائے۔ اب اگر دور بین (جس سے دن میں ستارہ نظر آ سکتا ہے) کے ذریعے حاصل ہونے والی رؤیت کو معتبر مان لیا جائے تو وقت سے پہلے رؤیت ثابت ہو جائے گی، جس کی وجہ سے بعض مرتبہ اٹھائیس دن کا مہینہ ہو سکتا ہے جو خلاف نص ہے۔ لیکن ایسا دور بین جسے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیے پھرتے ہیں اس طرح کے دور بین سے معلوم ہونے والی رؤیت معتبر ہو گی۔ اس لیے کہ اس کی رؤیت بصری رؤیت کے ہم مانند ہے"[36]

مذکورہ بالا رائے کا حاصل کلام یہ ہے کہ چاند کی رؤیت کے لیے فلکی حسابات اور جدید آلات و وسائل پر مکمل انحصار کرنا اسلامی شریعت کے خلاف ہے، تاہم تائید کے لیے ان آلات و وسائل سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث

قدیم ماہرین اور جدید سائنسی تحقیقات سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ چاند کی رؤیت ستائیس اور اٹھائیں تاریخ کو ناممکن ہے، لہٰذا انتیس یا تیس تاریخ کو ہی اس کی رؤیت ممکن ہے۔ چاند کی نمو داری کے ثابت ہونے کا مدار شرعا رؤیت بصری پر رکھا گیا ہے تا کہ ہر خاص و عام، شہری و دیہاتی دیکھ سکے، البتہ جدید آلات و وسائل (دور بین، خورد بین، ٹیلی سکوپ، فلکی رصد گاہوں) سے چاند دیکھنا شریعت کا مقصود نہیں، کیونکہ شریعت نے رؤیت بصری کو ہی رؤیت ہلال کے لیے مدار متعین کیا ہے۔ تاہم سائنسی و فنی ذرائع سے چاند کی رؤیت میں استفادہ کرنا شرعا نا جائز نہیں، درست ہے۔ جیسا کہ ماہرین کی رائے بھی اس ضمن میں واضح طور پر یہی ظاہر کرتی ہے، لہٰذا رؤیت ہلال کے شرعی تقاضے کا خیال رکھتے ہوئے ساتھ اگر جدید آلات و وسائل سے بھی مدد لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

[36] اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، رویت ہلال فقہ اسلامی کی روشنی میں، دہلی، ایفا پبلی کیشنز، جون 2010، ص:463
Islamic Fiqh Academy India, Ru'yat Hilāl Fiqh Islāmī Kī Roshnī Meīn, Dihlī, Ifā Pablikeshanz, June 2010, P:463